پندرہ روزہ

الہلال

ٹورانٹو ۔ کینیڈا

قیمت : ۵۰ سینٹ

۲۳ محرم ۱۴۰۲ھ
۲۰ نومبر ۱۹۸۱ء

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد : ۱۰
شمارہ : ۱۷

روزمرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ۔ افراط زر کا دباؤ بھی بڑھ گیا

مجموعی ملکی پیداوار میں اضافہ گذشتہ سال کی نسبت ۸۱-۱۹۸۰ء میں ۱۳ فیصد کم رہا ۔ اسٹیٹ بنک کی رپورٹ

کپاس اور چاول سمیت کئی اشیاء کی برآمدات بڑھ گئیں

تجارتی خسارے میں اضافہ ۔ توازن ادائیگی کی صورتحال بہتر نہیں ہوئی

کراچی ۔۔۔۔۔ اسٹیٹ بنک آف پاکستان ...

نوابزادہ نصر اللہ خان پھر نظر بند کر دیئے گئے

لاہور ۔۔۔۔۔ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ اور تحریک بحالی جمہوریت کے ایک رہنما نوابزادہ نصر اللہ خان کو ملتان کے قریب ان کے آبائی گاؤں خان گڑھ میں ۳ ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے ... پولیس کی ایک پارٹی انہیں خان گڑھ لے گئی ۔

"سفید نقاب سیاہ چہرے" ضبط

کوئٹہ ۔۔۔۔۔ بلوچستان کی حکومت نے ایک کتاب "سفید نقاب سیاہ چہرے" فوری طور پر ضبط کرنے کا حکم دیا ہے ...

کینیڈا پبلک اسکولوں میں مذہبی تعصب برتنے کا الزام

اٹاوہ ۔۔۔۔۔ ...

مشرقی پنجاب کو خود مختاری دلانے کے لئے مہم شروع کی جائے گی ۔ جگجیت سنگھ چوہان

خالصتان کے حامیوں کے گوردواروں میں ہتھیار جمع کر لئے ہیں

تخریب کاروں اور دہشت گردوں کے ایک خطرناک گروہ کا انکشاف

گھر سے ملنے والے بریف کیس میں دولت کے بجائے گرینیڈ اور اسٹین گن نکلی

لاہور ۔۔۔۔۔ (اسٹاف رپورٹر) یہ ایک بریف کیس کی کہانی ہے جو پولیس کو تخریب کاروں اور دہشت گردوں کے ایک خطرناک گروہ تک لے گئی ...

بحالی جمہوریت پر سارا ملک متحد ہے ۔ نورانی

صرف عوام کا اعتماد ہی ملک کو درپیش خطرات کا مقابلہ کر سکتا ہے

نکیال سیکٹر میں بھارتی حملہ آوروں کی فائرنگ سے ایک شہری زخمی

یہ حملہ کسی اشتعال کے بغیر کیا گیا ہے ۔ پاکستانی ترجمان

اسلام آباد ۔۔۔۔۔ ...

کراچی یونیورسٹی میں فائرنگ، پانچ طلبہ زخمی

زخمیوں میں سے تین طلبہ کی حالت نازک ہو گئی

کراچی ۔۔۔۔۔ جمعرات کی شام کو کراچی یونیورسٹی کیمپس میں طلبہ کے دو متحارب گروپوں میں خونریز تصادم ہوا جس میں پانچ طلبہ کو گولیاں لگیں ...



روس اور امریکہ کا سب سے بڑا بیوپار اسلحہ کی فروخت ہے

جسارت خصوصی رپورٹ

[illegible]

	روس	امریکہ
ٹینک	۵۷۵۰	۳۰۳۰
توپیں	۷۵۵۰	۲۷۸۰
جٹ لڑاکا طیارے	۲۲۹۰	۵۲۰
ایئر کرافٹ میزائل	۱۱۲۰۰	۴۹۹۰

(ہوا میں مار کرنے والے میزائل)

[illegible]

اٹلی کے بحری جہاز

[illegible]

اسلحہ ساز طاقتیں ہتھیار فروخت کرنے کیلئے کھلم کھلا یا چوری چھپے محاذ آرائی کی حالت پیدا کرتی ہیں

[illegible]

مغربی جرمنی

[illegible]

نئے بیوپاری (۱) برازیل

[illegible]

(۲) اسرائیل

[illegible]

تیسری دنیا کیلئے مغربی ملکوں کا اسلحہ

(۱۹۷۰ سے ۱۹۸۰ کے درمیان اسلحہ کی فراہمی میں اضافہ)

ملک	قیمت اسلحہ	اضافہ
امریکہ	۵۳۹۰ ملین ڈالر	۳۵۰ فیصد
روس	۳۹۴۰ ملین ڈالر	۳۵۱ فیصد
فرانس	۱۴۹۰ ملین ڈالر	۶.۹ فیصد
برطانیہ	۹۵۰ ملین ڈالر	۱۹۱ فیصد
اٹلی	۵۳۰ ملین ڈالر	۱۲۳ فیصد
مغربی جرمنی	۲۲۰ ملین ڈالر	۱۴۸ فیصد

[illegible]

امریکہ سب سے بڑا اسلحہ ساز

[illegible]

فرانس اسلحہ کا تیسرا بیوپاری

[illegible]

مشرق وسطیٰ میں ہتھیاروں کی دوڑ

[illegible]

چرچل نے کہا
تمام تخریبی تحریکوں کے اصل محرک یہودی ہیں

فورڈ کا کہنا ہے کہ ۵۰ یہودی سود خوروں کو پکڑ کر بند کر دو دنیا جنگ سے محفوظ ہو جائیگی

یہودیوں ... [illegible]

ایچ۔ ایم۔ [illegible]

[illegible]

افغانستان میں روسی فوج کی جگہ اسلامی فوج تعینات کرنے کی تجویز

مسئلہ افغانستان سے مغربی ممالک کا کوئی سروکار نہیں اسلئے مغربی ممالک سے مذاکرات کا کوئی جواز نہیں

ایران اپنے منصوبوں کی تفصیلات کا جلد اعلان کردیگا

تہران میں ایران کے نائب وزیر خارجہ کا اعلان

لندن (رائٹر) افغانستان سے روس کی فوجوں کی مکمل واپسی ضروری ہے جس کی جگہ اسلامی امن فوج کو افغانستان میں رکھا جائے۔ یہ بات ایران کے نائب وزیر خارجہ محمد لواسانی نے اپنے ملک کے موقف کا اعادہ کرتے ہوئے کہی ہے۔ ایران کی خبر ایجنسی پارس کے مطابق ایران کی طرف سے اس سلسلے میں مکمل منصوبے کا اعلان چند دنوں کے اندر کر دیا جائے گا۔ لواسانی نے پاکستان کے دورے سے واپسی پر تہران میں کہا۔

کہ ہم افغانستان سے روسی فوجوں کے مکمل انخلاء کے خواہشمند ہیں۔ اس سے قبل ایران کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا تھا کہ افغانستان کے مسئلے سے کسی مغربی ملک کا کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔ اس لئے مغربی ممالک کے ساتھ مذاکرات کا کوئی جواز نہیں۔ لواسانی کے بیان کے مطابق ایران کے منصوبے کو امریکی حکومت اس لئے اہمیت دے گی کہ اس میں اس بات کا امکان نہیں ہوگا کہ روسی فوج کے بعد افغانستان میں مغربی ممالک داخل ہوں۔



اب بغیر رکاوٹ کے گفتگو ہوا کرے گی

نئی دہلی ۔۔۔۔ سوویت یونین اور بھارت کے درمیان ایک نئے براہ راست ٹیلی مواصلاتی رابطہ کا افتتاح کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں مسز اندرا گاندھی اور روس کے درمیان پہلی گفتگو ہوئی۔

عراق کے لئے امریکی اسلحہ خفیہ طور پر بھجوایا جارہا ہے

بیت المقدس (رائٹر) اسرائیل کے وزیر دفاع آریل شیرون نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ آجکل سعودی عرب اور اردن کے توسط سے عراق کو اسلحہ فراہم کررہا ہے۔ عراق آجکل ایران کے ساتھ برسرپیکار ہے۔ شیرون نے کہا کہ امریکہ تمام اسلحہ خفیہ طور پر عراق کو بھیج رہا ہے۔ یہ اسلحہ پہلے اردن یا سعودی عرب بھیجا جاتا ہے اور وہاں سے عراق کو فراہم کیا جاتا ہے۔ آریل شیرون نے کہا کہ سعودی عرب کو ہتھیار دیئے جارہے ہیں اور عراق کو اسلحہ کی فراہمی اسرائیل کے لئے باعث تشویش ہے۔

صدر ضیاء الحق وفاقی کونسل کا اعلان ماہ رواں کے آخر میں کریں گے

کونسل کے ارکان کی فہرست تیار کرلی گئی ہے، صدر مملکت اسے آخری شکل دیں گے

اسلام آباد (حنیف خالد) ۔۔۔۔ باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وفاقی کونسل کا اعلان ماہ رواں کے آخر میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کریں گے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق وفاقی کونسل کا اعلان ۱۴ اگست کو ہونا تھا لیکن اس وقت وفاقی کونسل کی تشکیل کا فیصلہ نہ ہوسکا۔



عرب فضاؤں میں اواکس طیاروں کی پرواز ۔

مشاورتی کونسل کو مسترد کردیا جائے ۔۔۔ مزاری کا مطالبہ

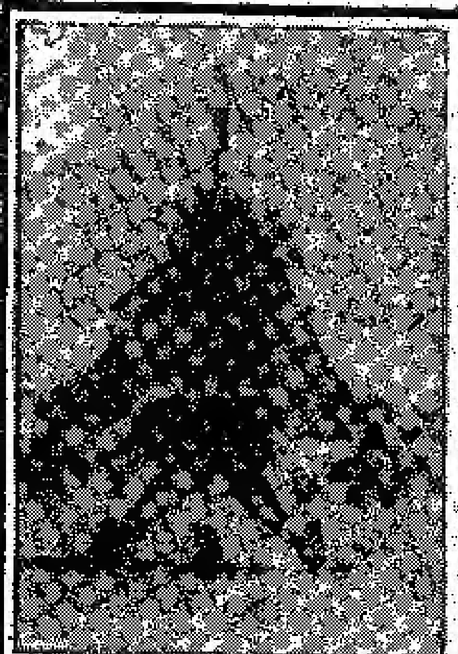
سیاسی ابن الوقت بھی مارشل لاء کے حامی نہیں رہے

کراچی ۔۔۔۔ نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے سربراہ سردار شیرباز خان مزاری نے ملک کے تمام سیاسی عناصر سے اپیل کی ہے کہ وہ متحد ہو جائیں اور صدر جنرل ضیاء کی طرف سے تشکیل دی جانے والی مشاورتی کونسل کو مسترد کردیں۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ مارشل لاء کی حکومت کا کوئی حامی نہیں ہے۔

تاہم ابن الوقت بھی مارشل لاء کی حمایت میں سامنے نہیں آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس فضا میں صدر ضیاء کی مارشل لاء کو مکمل طور پر مسترد کیا گیا ہے اور مجوزہ مجلس عوام کی امنگوں اور خواہشات کے منافی ہوگی۔

بھارت کے خلاف ٹیسٹ میچوں کے لئے پاکستانی ہاکی ٹیم کا اعلان

اختر رسول کو پھر کپتان بنا دیا گیا ۔ منظور الحسن نائب ہوں گے



ایف ۱۶ طیارہ

پورا اسلحہ خانہ ہے

جدید ترین طیارے کی کارکردگی کا جائزہ

پاک بھارت ہاکی ٹیسٹ میچ جالندھر میں نہیں ہو سکے گا

یورپ میں مقیم پاکستانیوں کی دو روزہ کانفرنس

مانچسٹر میں ۹ جنوری کو شروع ہوگی

لندن ۔۔۔۔ یورپ میں مقیم پاکستانیوں کی دو روزہ کانفرنس ۹ اور ۱۰ جنوری کو مانچسٹر میں منعقد ہوگی۔

جسٹس مشتاق ہسپتال سے فارغ ہوگئے

دستی بم کے کچھ ٹکڑے جسم میں ابھی موجود ہیں

لاہور ۔۔۔۔ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مولوی مشتاق حسین کو ہسپتال سے فارغ کردیا گیا۔

کراچی میں شیعہ سنی فساد۔ کرفیو نافذ کردیا گیا

یوم عاشور پر شروع ہونے والا فساد پیر کے روز بھی جاری رہا۔ ایک شخص ہلاک ۹۵ زخمی ہوگئے

مہابت خان روڈ پر پولیس اور مظاہرین میں شدید جھڑپیں

متاثرہ علاقے میں فوج طلب کرلی گئی

کراچی ——— یوم عاشورہ محرم کے موقع پر ... کے روز یہاں شیعہ سنی فسادات کے بعد آج بھی ... کے ساتھ مختلف علاقوں میں کرفیو جاری ... متاثرہ علاقوں میں آج رات تک کرفیو نافذ کردیا گیا ہے۔ پیر کے روز ہونے والے فسادات میں ... ایک شخص جاں بحق ہوگیا ... افراد زخمی ہوئے ...

خودکشی کے واقعات میں اضافہ

ریگن احمق ترین انسان ہے۔ قذافی

لڑکیاں اغوا کرکے بیرون ملک اسمگل کردیتے

ووٹرز کے لیے تعین

پاکستان کے لیے کینیڈا کا قرضہ

قیوم خان کی صاحبزادی کو مسلم لیگ کی قیادت کی پیشکش

طلبہ کے تصادم کے بعد دارالعلوم دیوبند بند

ایران کا اسلامی انقلاب بیرونی دنیا میں پہنچ چکا ہے۔ صدر خامنہ ای

انقلاب سرحدوں کا رکاوٹوں اور فاصلوں کی پرواہ نہیں کرتا

مخالفین کے چہرے بے نقاب ہوچکے ہیں

جماعت اسلامی نے مجلس شوریٰ کے قیام کی تجویز مسترد کردی

جمہوریت بحال کرنے اور اخبارات پر سنسر شپ ختم کرنے کا مطالبہ

مجلس شوریٰ کی مخالفت سے متعلق اختلافات

پرسنل بیگیج اسکیم کو اسمگلنگ کے لیے استعمال کیا جارہا ہے

بیرون ملک مقیم سمگلروں کے ایجنٹ ہزاروں روپے میں یہ فارم خرید لیتے ہیں

کسٹم کے عملے کی ملی بھگت سے سامان جانچ پڑتال کے بغیر کلیئر ہوجاتا ہے

آزاد خالصتان کی تحریک کے حامی ۲ سکھ ڈی آئی جی اور پانچ ایس پی معطل

ہفت روزہ
الہلال
ٹورانٹو، کینیڈا

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
سنو! کہ جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے

بہت ہو گیا اب اصرار چھوڑیئے!

پاکستانی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل جناب ریاض پراچہ نے نئی دہلی میں کہا ہے کہ پاکستان نے بھارت کو جنگ نہ کرنے کی جو پیش کش کی ہے اس پر بھارت کے ردعمل کا شدید انتظار ہے۔ پاکستان کی پیش کش نیک نیتی پر مبنی ہے اور مخلصانہ ہے۔ بھارت اس پر سنجیدگی سے غور کرے۔

پاکستان نے یہ پیش کش بہت صدق دلی سے کی تھی اور اس خواہش اور جذبے کے اظہار کے لیے کی تھی کہ پاکستان اس علاقے میں قیام امن کا خواہش مند ہے مگر بھارت کی اعلیٰ قیادت نے اس پیش کش پر اپنے ردعمل میں جن شکوک کا مظاہرہ کیا ہے اس سے واقعتاً بڑی مایوسی ہوئی ہے کیونکہ ہم کو آج تک اس پیش کش کی صداقت کا کیا اعتبار ہو سمجھ نہیں آیا۔ یہ شرط پوری کی گئی تو کہا گیا کہ ہمیں تو اس پیش کش کے اخلاص پر شبہ ہے۔ وزیراعظم مسز گاندھی نے اس پیش کش کی صداقت اور اخلاص کی جانچ کے لیے جو معیار تجویز کیا ہے وہ قبول کر لیا جائے تو گویا پاکستان خارجہ پالیسی میں اپنی آزادی بھارت کو رہن رکھ دے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف پاکستان جنگ نہ کرنے کی پیش کش کرتا ہے اور دوسری طرف وہ اقوام متحدہ اور دوسرے عالمی اداروں میں کشمیر جیسے متنازعات کا ذکر اٹھاتا ہے۔ گویا مسز گاندھی جنگ نہ کرنے کے معاہدے کے مفہوم میں یہ بھی شامل کرنا چاہتی ہیں کہ پاکستان بین الاقوامی اداروں میں بھارت سے اپنے متنازعہ مسائل کا ذکر بھی نہ کرے۔ جنگ نہ کرنے کے کسی معاہدے کے مفہوم کی یہ تعبیر بڑی ہی انوکھی ہے۔ گویا مسز گاندھی سمجھتی ہیں کہ متنازعہ مسائل کی نشاندہی کرنا واقعتاً جنگ کرنے کے مترادف ہے؟ حالانکہ پاکستان کی طرف سے عالمی اداروں میں بھارت سے متنازعہ مسائل کی نشاندہی اور اس کے ساتھ بھارت کو جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی پیش کش میں کوئی تضاد یا تناقض نہیں ہے۔ ان دونوں باتوں میں عملی اور منطقی مطابقت ہے۔ عالمی اداروں میں بعض تنازعات کی نشاندہی کا مطلب اور مقصد یہی ہے کہ پاکستان ان معاملات کا تصفیہ کرنے کے لیے جنگ یا طاقت کے استعمال کا خواہش مند نہیں ہے۔ بلکہ باہم گفتگو کے ذریعے حل کرنا چاہتا ہے اور بھارت کو اس ضرورت پر متوجہ کرنے کے لیے ان مسائل کا عالمی اداروں میں ذکر کرنا ناگزیر ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ شملہ سمجھوتے کے تحت ان مسائل کا ان اداروں میں تذکرہ کرنا غلط ہے تو شملہ معاہدے میں یہ بھی طے نہیں ہوا تھا کہ متنازعہ مسائل کو جوں کا توں رکھا جائے گا۔ توقع یہی کی جاتی ہے اور شملہ سمجھوتے کی روح بھی یہی ہے کہ دونوں ملکوں کے معاملات باہم گفت و شنید سے نمٹیں گے لیکن اگر بھارت نتیجہ خیز اور بامعنی گفتگو ہی پر تیار نہ ہو تو کیا یہ شملہ سمجھوتے کی خلاف ورزی نہیں۔ شملہ سمجھوتے کی تعبیر پر بھارت کا یکطرفہ اجارہ تو نہیں ہے۔ عدم جارحیت کی پاکستانی پیش کش پر بھارت کے ابتدائی غیر ذمہ دارانہ ردعمل کے بعد بھارتی یہ دلائل ہے کہ پاکستان نے خیر سگالی اور اپنی نیک نیتی کے اظہار کے لیے اتمام حجت کر لیا۔ اب پاکستان اپنی اس پیش کش پر مزید اصرار نہ کرے کیونکہ بھارت عدم جارحیت کی اس پیش کش کے مفہوم کو مکمل عدم اختلاف اور زبان بندی تک پھیلا دینا چاہتا ہے اور کوئی بھی آزاد و خود مختار ملک عدم جارحیت کے ایسے غلامانہ مفہوم کو قبول نہیں کر سکتا۔ بھارت کے مقابلے میں اپنی تمام تر معلومہ کمزوریوں کے باوجود بہرحال پاکستان عدم جارحیت کے مسز اندرا گاندھی کے تصور کو قبول نہیں کر سکتا۔ لہٰذا حکومت پاکستان اب بھارت کے لیے اپنی اس پیش کش پر اصرار ہی چھوڑ دے تو بہتر ہوگا۔

یہ خام خیالی

امریکہ کے صدر ریگن صاحب نے کہا ہے کہ کارٹر حکومت کو چاہیے تھا ایرانی انقلاب کو کچلنے کے لیے سابق شاہ ایران کی حتی المقدور مدد کرتی۔

ریگن صاحب کی یہ سوچ وہ خبیث استعماری امریکی سوچ ہے کہ جس نے دنیا بھر میں اسے بجا طور پر بدنام کیا ہے اور ریگن صاحب کے اس بیان سے مظلوم اقوام کے اس خوف کی سو فیصد تصدیق ہو جاتی ہے کہ دنیا بھر کے مظلوم عوام کے جمہوری اور قومی حقوق کا سب سے بڑا دشمن امریکہ ہے۔ ریگن صاحب کا یہ تبصرہ سانپ کے نکل جانے کے بعد لکیر پیٹنے کے مترادف ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر کارٹر دور میں بھی پوری کی پوری امریکی قوت شاہ ایران کے حصار کے طور پر ایران میں لا بٹھائی جاتی اور امریکہ کے وسطی کوہستانی سلسلے کو امریکہ سے اٹھا کر ایران میں انقلاب کی راہ کی رکاوٹ بنانے کے لیے لا کھڑا کرتے تب بھی ایران کے انقلاب کی راہ نہیں رک سکتی تھی۔ کارٹر اور امریکہ کی ساری قوت اس انقلاب تلے روندی جاتی۔

ریگن صاحب کا اگر خیال ہے کہ امریکہ کی استعماری قوت کسی مظلوم قوم کی جہد للبقا کی قوت کے بل پر آنے والے انقلاب کی راہ روک سکتی ہے تو وہ یہ شوق بھی پورا کر دیکھیں کیا عجب کہ ان کے دور حکومت ہی میں ان کی اس فکر کی آزمائش مصر یا اسرائیل میں کسی جگہ ہو جائے۔ ریگن اور دیگر امریکی نیز وہ قوت کے اس اصول کو تسلیم کرنے سے انکاری نظر آتے ہیں کہ ہر کمال را زوال اور ہر زوالے را کمالے۔ پوری تاریخ انسانیت اس اصول مشیت کا تصدیق نامہ ہی تو ہے۔ روس و امریکہ کو جو کمال حاصل ہونا تھا وہ ہو چکا اب کمال کی کوئی دوسری انتہا نہیں کہ جس تک ان کا سفر باقی رہا ہو۔ اور ایشیا و افریقہ کی بہت سی مظلوم اقوام نے پستیوں کی انتہا تک کا سفر بھی مکمل کر لیا۔ پستیوں کی انتہا تک کا یہ سفر مظلوموں کو اپنے اندر جس قوت فنا آفریں کا شعور دیتا ہے اس قوت سے ظہور پذیر ہونے والا انقلاب استعماری ذہنیت کے کسی حربے اور انتظام سے نہیں رکتا۔ مگر یہ بات کبھی کسی استعمار پسند کی گرفت فہم میں نہیں آتی اور اسی سے تاریخ کے بڑے بڑے المیے ظہور پذیر ہوتے رہے۔

بشکریہ جسارت کراچی

پاکستان کے خلاف اندرا گاندھی کی بھڑاس

ہمسایہ

ملک بھارت میں سیاسی محاذ پر جو کچھ ہو رہا ہے، اس ملک کا اپنا اندرونی معاملہ ہے جس سے ہم پاکستان کے لوگوں کو تعرض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اس کا تجزیہ کرنے اور اس پر تبصرہ کرنے کا صحافتی حق ہمیں حاصل ہے۔ اسی نقطہ نگاہ سے بعض حسن ناتے چشمہ کی گنجائش ہے، جن کا اظہار ضروری ہے۔

بھارت میں اکثریت رکھنے والا طبقہ ہندو، علیحدہ اور روایتاً شخصیت پرستی کا قائل ہے چنانچہ اس روایت سے اگست ۱۹۴۷ء سے جب وہاں پر سورج کا آغاز ہوا ایک طویل عرصے تک کسی شخص کو پنڈت نہرو کی شخصیت کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ پنڈت رام منوہر لوہیا پہلے رکن پارلیمنٹ تھے جنہوں نے پنڈت نہرو کی اخلاقی زندگی کو ایوان کے فرش پر کھڑے ہو کر اپنی تنقید کا ہدف بنایا۔ انہوں نے ایک موقع پر ایک بار کا ذکر کیا۔ جو ان کی بیٹی شریمتی اندرا گاندھی کو ایک غیر ملکی دورے پر کسی سربراہ مملکت کی طرف سے پہنایا گیا تھا۔ لوہیا صاحب نے بھرے ایوان میں پنڈت نہرو کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا تھا کہ وہ ہار اب کہاں ہے؟ اور پھر انہوں نے اپنی پرجوش آواز میں گرج کر کہا: "وزیر اعظم صاحب! وہ ہار آپ کی بیٹی کو نجی حیثیت میں نہیں ملا تھا۔ بلکہ وہ بھارت کے وزیر اعظم کو بھارت کے لوگوں سے خیر سگالی کے اظہار کے لیے دیا گیا تھا۔"

رام منوہر لوہیا کی پنڈت نہرو کے خلاف ایوان میں یہ پہلی ایجی ٹیشن تھی۔ جو بعد میں ان پر اپوزیشن کی طرف سے حملہ ڈانے جانے کی تمہید بنی۔ اس مخالفت بازی کے نتیجہ کے طور پر پنڈت نہرو پر دل کا حملہ ہوا جس کے باعث وہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں کم و بیش ایک المیہ بن کر رہ گئے تھے۔

پنڈت نہرو کے انتقال کے بعد ان کی بیٹی شریمتی اندرا گاندھی لال بہادر شاستری کے وزارت عظمیٰ کے ایک چھوٹے سے وقفے کے بعد اپنے باپ کی گدی پر جا بیٹھیں۔ اور جیسا کہ سب کو معلوم ہے بھارت کے عوام نے محترمہ مسز اندرا گاندھی کی پارلیمانی قیادت کے ابتدائی سالوں میں کانگرس کے پرانے لیڈروں کی نئے وزیراعظم کے خلاف صف آرائی میں مسز اندرا گاندھی کا بھرپور ساتھ دیا۔ لیکن جب بھارت کے عظیم نیتا بابو جے پرکاش نارائن کھل کر شریمتی اندرا گاندھی کے خلاف ڈٹ گئے تو بھارت کی رائے عامہ میں یکایک ایک انقلاب آ گیا اور انہوں نے عام انتخابات میں مسز اندرا گاندھی کو شکست فاش دے کر بابو جے پرکاش نارائن کی آشیرباد سے قائم ہونے والے متحدہ محاذ کو کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔ البتہ جنتا پارٹی کی حکومت زیادہ عرصے تک اپنے اتحاد کو قائم نہ رکھ سکی۔ چنانچہ اسی پارٹی کے مختلف حصے آپس میں ٹکرا گئے اور نتیجہ یہ نکلا کہ شریمتی اندرا گاندھی کی کانگرس عام انتخابات میں جیت حاصل کرنے کے بعد دوبارہ اقتدار میں آ گئی۔

مسز گاندھی کی حکومت کو عام انتخابات میں کامیابی کے بعد اقتدار میں آئے دو سال ہونے کو آئے ہیں لیکن ایوان میں غیر معمولی اکثریت رکھنے کے باوجود وزیراعظم شریمتی

م۔ش کی ڈائری

اندرا گاندھی کی گرفت عوام پر پہلے کی طرح مضبوط نہیں۔ ایوان میں اپوزیشن تعداد کے لحاظ سے قلیل ہونے کے باوجود ان کی حکومت کا قدم قدم پر محاسبہ کر رہی ہے۔ ایوان سے باہر بااثر اخبارات جن میں کثیر الاشاعت "انڈین ایکسپریس" سرفہرست ہے شریمتی اندرا گاندھی کی حکومت کے سخت نقاد ہیں۔ ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی اور رشوت ستانی نے اپوزیشن اور اخبارات کی مخالفت کے ساتھ عوام کے ناراض طبقوں کو شامل کر دیا ہے۔ چنانچہ الٰہ آباد سے کشمیری پنڈتوں کی موجودہ تاجدار، جن کے آباؤ اجداد کو اکبر کے عہد سے بھارت کے عوام پر مستقل حکمران سمجھے جاتے تھے۔ ان دنوں اپوزیشن کے سخت رحم میں ہیں۔ لیکن جیسا کہ عام طور پر کہا جاتا ہے، پانی ڈھلان کی طرف بہتا ہے، بھارت کی وزیر اعظم شریمتی اندرا گاندھی اپنے غصے اور ناراضگی کا ہدف ضعیف سمجھ کر پاکستان کو بنا رہی ہیں۔ انہوں نے پچھلے چند ہفتوں سے جس ذہنیت سے پاکستان کے خلاف بولنا شروع کر دیا ہے، اس پر متعجب ہونے کی ضرورت نہیں۔ بھارت کے اندرونی خلفشار (جس میں مشرقی پنجاب میں اکالیوں کی شورش سب سے بڑھ کر ہے) سے عوام کی توجہ ہٹانے کا منطقی تقاضا یہ ہے کہ دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے کسی کو نشانہ بنایا جائے۔ انہیں پاکستان سے بہتر نشانہ کہاں مل سکتا ہے۔

نور بصیرت

حضرت علیؓ کا گھرانہ

حضرت علیؓ کے گھرانے نے اسلام کی جو خدمات سرانجام دی ہیں، وہ کسی سے مخفی نہیں۔ حضرت علیؓ اسلام لانے والوں میں اگرچہ آپ کی عمر اس وقت زیادہ نہیں تھی۔ پھر ہجرت کی رات جناب رسالتمآبؐ کے بستر پر رہے۔ بدر، اُحد، خندق اور خیبر میں شجاعت کے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔ اس کے بعد بھی ہر معرکہ میں جناب رسالتمآبؐ کا ساتھ دیا۔ شجاعت کے علاوہ قرآنی علم و حکمت، فقہ اور قضاۃ میں آپؓ خاص مقام رکھتے ہیں۔

حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ تو (علیؓ) میرے لیے ایسا ہی ہے، جیسا کہ موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ تھے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ (بخاری) نیز فرمایا: "علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ اور علیؓ ہر مومن کا دوست اور مددگار ہے۔" (ترمذی) آنحضرتؐ نے یہ بھی فرمایا: "میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ حکمت کے گھر کا دروازہ ہے۔" (ترمذی)

حضرت براءؓ سے روایت ہے۔ میں نے حضورؐ کو دیکھا، حسنؓ بن علیؓ آنحضورؐ کے کاندھے پر تھے۔ اور آپؐ یہ فرما رہے تھے: "اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔" ایک اور حدیث میں اس سے آگے ان الفاظ کا اضافہ ہے: "اور اس سے بھی محبت کر، جو اس سے محبت کرے۔" (بخاری و مسلم)

حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ کو منبر پر اس حالت میں تشریف فرما دیکھا کہ حسنؓ بن علیؓ آنحضورؐ کے پہلو میں تھے۔ آپؐ کبھی لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے اور کبھی حسنؓ بن علیؓ کی جانب اور فرماتے جاتے: میرا بیٹا سردار ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کا اختلاف ختم کرا دے۔" (بخاری) حضرت انسؓ حضرت حسنؓ سے زیادہ حضورؐ سے مشابہ کوئی نہ تھا اور حضرت حسینؓ کی نسبت بھی حضرت انسؓ نے کہا کہ وہ بھی جناب رسالتمآبؐ سے مشابہ تھے۔ (بخاری) ایک اور حدیث شریف کے مطابق حضورؐ نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو اپنی دنیا کے دو پھول فرمایا۔

سیدنا حضرت علیؓ اور ان کے صاحبزادگان حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی ساری زندگیاں اسلام کے لیے وقف رہیں۔ اسلام کی بقا کے مقابلہ میں انہوں نے کسی اور چیز کی پروا نہ کی۔

ابو حنیفہؒ اور گورنر کوفہ

کوفہ کے گورنر نے ایک بار نیاز مندی سے امام ابو حنیفہؒ سے عرض کیا، آپ کبھی مجھ سے پاس تشریف کیوں نہیں لاتے؟ امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا، "تم مجھ سے [illegible] کا معاملہ کرو گے۔ تو مجھ کو اس کی دولت سے بچنے کی حاجت نہیں اور تیرے پاس جو دولت ہے اس کی کوئی حاجت مجھ کو نہیں ہو سکتی۔"

تازہ بہ تازہ ○ نو بہ نو

فیض احمد فیض کو ٹوکیو جانے کی اجازت مل گئی

صبا کے شعروں نے اردو ادب کو توانائی بخشی ہے

تجدید شکوہ

دھوپ کے شاعر

کامریڈ کی تلملاہٹ

انجم روحانی

ایک نہایت اہم منصوبہ

پنجابی بولیاں اردو اشعار میں

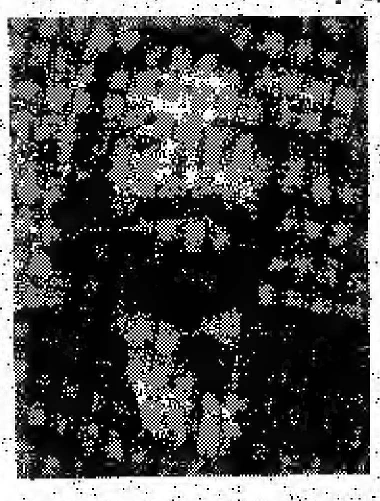
گھوڑا اور کاربوریٹر!

ایک صاحب سڑک پر چلتے چلتے ایک شخص کی کار خراب ہو گئی، وہ کار سے اترا اور نقص معلوم کرنے کے لیے اس نے انجن بونٹ اٹھایا ہی تھا کہ قریب سے آواز آئی: "اس کار کا کاربوریٹر خراب ہے۔" اس نے گھبرا کر آواز کی سمت دیکھا تو ادھر صرف ایک گھوڑا کھڑا تھا۔ اس پر یہ شخص بہت پریشان ہوا۔

روزن دیوار سے

عطاء الحق قاسمی

تحریر: پروفیسر فروغ احمد





غزل

ظفر اقبال

یوں بھی نہیں کہ میرے بلانے سے آ گیا
جب رہ نہیں سکا تو بہانے سے آ گیا

ہم کر کے بات پھنس گئے اپنے ہی جال میں
کیسا پلٹ کے تیر نشانے سے آ گیا

حالانکہ بات کچھ بھی نہیں تھی، بتائے کون
چہرے پہ رنگ سا ترے آنے سے آ گیا

آتا نہ تھا کبھی بھی اپنا خیال کچھ
اتنا بھی کسی کے پاس بٹھانے سے آ گیا

اپنا تھا کون اُن کے لیے چھوڑتے جسے
ہاں، وہ بھی کٹ کے ساتھ زمانے سے آ گیا

کیا لاتعلقی سے ہُوا فائدہ ہمیں
کیا کسی کے ہاتھ بات بڑھانے سے آ گیا

اب جو سلوک بھی وہ کرے ہے روا اُسے
کیوں میں ہی اُٹھ کے اپنے ٹھکانے سے آ گیا

کچھ اور بھی سنبھلے حقدار تھے، ظفر
میں اپنے آپ اُٹھ کے خزانے سے آ گیا

ادب و ثقافت

ترتیب: سجاد حیدر

گفتگو

پروفیسر احمد علی

پروفیسر احمد علی آتشی مزاج رکھنے والے ان لوگوں میں ہیں جو کوئی بات دل میں چھپا رکھنے کے بجائے اپنے غم و غصہ کا فوری طور پر اظہار کر دینے کے عادی ہیں۔ ان سے ملاقات میں بڑی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔

اگر وہ ادیب نہ ہوتے تو شاید ایک [illegible] اور مشتعل مزاج آدمی ہوتے جو کسی بات پر بھی آپ کو [illegible] کا چیلنج [illegible] بڑے ادیب [illegible] اپنے آگے دوسرے ادیب [illegible] چھوٹے [illegible] شاید اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو کہ انہوں نے [illegible] انگریزی [illegible] صلاحیتوں کا اعتراف یورپ [illegible] کیا جن میں ای ایم فارسٹر جیسے ادیب شامل تھے۔

احمد علی ادب میں [illegible] کے قائل نہیں [illegible] اسلام [illegible]

س: آپ کی ادبی اور تخلیقی زندگی میں [illegible] افسانہ نگاری سے ابتدا کی، پھر ناول لکھے، شاعری کا ترجمہ کیا، تنقیدی مضامین تحریر کئے [illegible]

[illegible]



ادیب بے حس ہو گئے ہیں عملاً ان کا زندگی سے کوئی تعلق نہیں رہا

[illegible]

مختصر مختصر اشتہارات

ضرورتِ رشتہ

ٹورانٹو میں مقیم، تعلیم یافتہ، باروزگار لڑکے کیلئے ہندوستان یا پاکستان کے شریف مسلمان خاندان کی لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔ عمر ۲۰ تا ۲۵ سال کے درمیان ہو اور رہائش ٹورانٹو یا اس کے قریبی علاقے کی ہو۔ دلچسپی رکھنے والے اپنے فون نمبر کے ساتھ پتہ ذیل پر خط لکھیں:

MRS. A. C/O AL-HILAL

•

لاہور کے شریف خاندان سے تعلق رکھنے والی مطلقہ خاتون، سکونت ٹورانٹو کیلئے شریف النفس پنجابی مسلمان کا رشتہ مطلوب ہے۔ عمر ۳۵ سال سے اوپر ہو اور شادی شدہ زندگی گزارنے کے بارے میں سنجیدہ ہو۔ محض امیگریشن حاصل کرنے کے خواہشمند توجہ نہ فرمائیں۔ جملہ تفصیلات کے ساتھ پتہ ذیل پر مراسلت کیجئے:

Q. S. C/O AL-HILAL

مختصر اشتہارات کا معاوضہ صرف ۵ ڈالر ہے جسکی پیشگی ادائی ضروری ہے۔

کینیڈا پاکستان ایسوسی ایشن کے انتخابات

آڈاٹیم نومبر۔ کینیڈا پاکستان ایسوسی ایشن کے سالانہ اجلاس میں آئندہ سال کے لئے درج ذیل افراد کو عہدیدار منتخب کیا گیا۔

صدر۔ ڈاکٹر ابرار حسن
نائب صدر۔ ڈاکٹر انور نسیم
سیکرٹری۔ محترمہ ثمینہ علی
جائنٹ سیکرٹری۔ شوکت خواجہ
خازن۔ ممتاز اختر

اسلامی سکول

مارکھم کے میکین جونیئر پبلک سکول میں بچوں کے لئے اسلامی دینی تعلیم کا سکول شروع ہو گیا ہے۔ یہ سکول ہر جمعہ مانٹوٹ اور شیلٹر پر واقع ہے۔ مزید معلومات کے لئے فون کیجئے:

MR. KHAN: 495-6583
MR. AZIZ: 495-5020

تخریبی مواد تقسیم کرنے والے کی گرفتاری پر سپاہی کو انعام،

راولپنڈی (نامہ نگار) صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے تخریبی مواد تقسیم کرنے والے کو گرفتار کرنے پر اسلام آباد پولیس کے ایک کانسٹیبل [illegible]

[illegible]

ڈاکٹر کمال حسین نے موتیوں کے چرنوں میں پھول چڑھائے

ہاتھی پر سوار کر کے پورے شہر کا گشت میں پھرایا گیا

[illegible]

ترک حکومت پر تنقید کے جرم میں اخبار بند

انقرہ۔۔۔ [illegible]

ایم آر ڈی سے اتحاد نہیں ہو سکتا، مولانا درخواستی

[illegible]

ایران میں امریکی سامراج کو دفن ہوئے دو سال ہو گئے؟

تہران میں امریکی سفارتخانہ پر قبضہ کی دوسری سالگرہ پر مظاہرہ

[illegible]



پیر پگاڑا کے صاحبزادے اور ان کی دلہن



ظہیر عباس کی سب سے بڑی خواہش

دورۂ انگلستان میں پاکستانی کی قیادت کرنا چاہتے ہیں

[illegible]

اداکارہ نگیلا اور خالد عباس ڈار کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے

لاہور ۔۔۔ (خاص رپورٹر) [illegible]

شملہ معاہدہ کے مطابق عدم جارحیت کے سمجھوتہ کے لئے فوری بات چیت

تجویز کے بارے میں بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کے بیان پر اظہار تعجب

پاکستان کی طرف سے تجویز پیش کئے جانے کے بعد بھارتی اخبارات نے توڑ مروڑ کر خبریں شائع کیں

اسلام آباد ——— حکومت پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ اس نے ۱۲ ستمبر کو رسمی طور پر بھارتی حکومت کو عدم جارحیت کے سمجھوتہ کی تجویز پیش کر دی تھی۔ ترجمان نے آج سہ پہر یہاں کہا کہ پاکستان کی وزارت خارجہ کے سیکرٹری جنرل نے پاکستان میں بھارت کے سفیر مسٹر سنگھ کو تجویز سے باضابطہ طور پر آگاہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ معاہدہ شملہ کی روح کے مطابق عدم جارحیت اور ایک دوسرے کے خلاف طاقت استعمال نہ کرنے کے سمجھوتہ کے سلسلے میں پاکستان اور بھارت کے درمیان فوری طور پر صلاح مشورہ شروع ہو جانا چاہیے۔ اس کے فوراً بعد پریس ریلیز جاری کی گئی تھی جو اس سے اگلے روز پاکستانی اخبارات میں شائع ہوا۔ ترجمان نے کہا کہ بھارت میں پاکستان کے سفیر مسٹر عبدالستار نے بھی ... وزارت خارجہ کے ... کو سرکاری طور پر مطلع کیا۔ لیکن بھارتی حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ باضابطہ طور پر اس سلسلہ میں کوئی تجویز نہیں ملی۔ بھارتی اخبارات میں ان بیانات کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا جن میں یہ کہا گیا تھا کہ پاکستان نے ... طور پر کوئی تجویز پیش نہیں کی۔ ترجمان نے یاد دلایا کہ بھارت ۱۹۴۹ء سے مسلسل پاکستان کے ساتھ عدم جارحیت کے سمجھوتہ پر دستخط کرنے کے لئے اپنی دلچسپی کا اظہار کرتا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق بھارتی وزیر اعظم نے گذشتہ ... کو لکھنؤ کے ... اخبار ... سے کہا تھا کہ بھارت جنگ نہ کرنے کی پالیسی پر کاربند ہے۔ اب پاکستان کو چاہیے کہ وہ اس سلسلہ میں سمجھوتہ کرنے کے لئے قدم بڑھائے۔

لاہور عجائب گھر کو پانچ منزلہ عمارت میں تبدیل کر دیا جائے گا

سابقہ دور میں وزراء اور سرکاری افسر نوادرات گھر بھجوانے کا حکم دیتے تھے

لاہور ——— (سٹاف رپورٹر) عجائب گھر کے عجائب گھروں میں موجود نوادرات اور اشیاء کی موجودہ کے سلسلے میں تحقیقات کرنے والی کمیٹی نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے۔ کمیٹی جلد ہی اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گی۔ اس کمیٹی کے چیئرمین وزیر ... ہیں جن کی نگرانی میں یہ کمیٹی کام کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ کمیٹی حکومت کو یہ سفارشات بھی پیش کرے گی کہ کس طرح عجائب گھروں کی صورت حال کو بہتر بنایا جا سکتا ہے اور ... نوادرات اور اشیاء کی ... کی وارداتوں کی کس طرح روک تھام کی جا سکتی ہے۔

[illegible]

اندرا نے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کی پیشکش مسترد کر دی

اس پیشکش میں کوئی سچائی نہیں: بھارتی وزیراعظم

پاکستان امن کی باتیں کرنے کے ساتھ جنگ کی تیاری بھی کر رہا ہے

[illegible]

نئے اسلحہ کی خریداری سے بھارت پاکستان سے چھ گنا زیادہ طاقتور ہو جائے گا

پاک امریکی اقتصادی کونسل کے قیام کی پہلی سالگرہ پر امریکہ کے نائب وزیر خارجہ بکلے کا خطاب

[illegible]

تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں





پاکستان کے سفیر لیفٹیننٹ جنرل (ر) ... صدر ریگن کو کاغذات تقرری پیش کر رہے ہیں۔

تحریک استقلال، جمعیت علما پاکستان، نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی مارشل لا کے نفاذ کے حق میں نہیں

ایئر مارشل اصغر خان ضمانت دیا کرتے تھے کہ مارشل لا کے نفاذ کے تین ماہ بعد عام انتخابات ہوں گے۔ پروفیسر غفور

پی این اے کی باقی جماعتیں مارشل لا کے خلاف تھیں

[illegible]

وحدت روڈ کے قریب شاہراہ قائد اعظم پر باب پاکستان تعمیر کیا جائے گا

نقشے کے انتخاب کے لیے ماہرین تعمیرات کے مابین مقابلہ ہو گا

[illegible]

سابق وزیر اعظم بھٹو کی طرف واجب الادا رقم کے بارے میں مقدمہ

سندھ ہائی کورٹ نے ورثاء کو تحریری بیان داخل کرنے کے لئے ایک ماہ کی مہلت دیدی

[illegible]

ایک افغان باشندے کو زندہ دفن کر دیا

دوسرے پر کھولتا ہوا کوتار انڈیل دیا

افغان عوام پر روسی فوج کے ہولناک مظالم

[illegible]

کراچی میں ایک سال کے دوران ۲۶ افراد نے خود کشی کی، ڈیڑھ ہزار طوائفوں کو گرفتار کیا گیا

بچوں میں منشیات کے استعمال کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ سماجی تنظیم کی طرف سے سروے

[illegible]

کینیڈا میں ویزا کی پابندیوں کے خلاف سکھوں کا مظاہرہ

[illegible]

پاکستان آنے والے جاپانی شہریوں کی تعداد میں اضافہ

[illegible]

منتخب افسانہ

نعیمہ شہزادی



عارف تم شدت سے یاد آ رہے ہو۔ اب تو جیسے کہ تم جا چکے ہو، لیکن دور تک پھیلی ہوئی سنسان اور خاموش راہوں پر میں اب تک تمہاری منتظر ہوں۔ اس وقت موسم بھیگ رہا ہے۔ بارش کے موٹے موٹے قطرے ٹین کی چھت پر شور مچا رہے ہیں۔ آتش دان میں لال لال انگارے تمہارے عکس کی جھلک پیش کر رہے ہیں۔ جوڑے میں لال گلاب سجائے میں تمہاری منتظر ہوں۔ اپنے دل میں صاحب کا انتظار لیے کرب سمیٹے۔ اپنے سامنے تمہارے افسانوں اور غزلوں کا ڈھیر لگائے ہوں جو سراپا المیہ ہیں۔ لیکن مجھے ان سے پیار ہے کیونکہ یہ زندگی ہے۔

عارف! اس دنیا کی سرحد سے بہت دور جہاں سکون ہے تم مجھے تڑپتے ہوئے دیکھ سکتے ہو۔ ہاں میرا علاج نہیں ہے۔ میں تو چاہتی ہوں کہ باری تعالیٰ ہمیشہ مجھے ناکام و نامراد اور مضطرب رکھے تاکہ میں نے تمہارے ساتھ جو زیادتیاں کی ہیں ان کی کچھ تلافی ہو سکے۔ عارف تمہارا تصور میرے ذہن کے ساتھ چپک کر رہ گیا ہے۔ آج سے دو سال پہلے جب تم زندہ تھے مجھے اچھی طرح یاد ہے حنا تم پر مرا کرتی تھی۔ وہ ہرنی جیسی مخمور آنکھوں والی حنا جو آج بھی ساتھ والے کمرے میں ہڈیوں کا ڈھانچہ بنی اپنی بے نور آنکھوں سے ماضی کے دھندلکوں میں جھانک رہی ہے۔ اپنی رعشہ زدہ انگلیوں سے اپنی مانگ میں سے بے رنگ سیندور کو چھیڑتی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ وہ آج بھی پیار کی پیاسی ہے۔ اس کی آنکھوں میں بھوک ہے، تڑپ ہے۔ پیاس ہے۔ تم اسے کبھی بھی پیار نہ دے سکے۔ وہ بدقسمتی میں مجھ سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔ ہم دو حرماں نصیب ہستیاں اس طوفانی رات میں۔ ایک ہی جیسے طوفانی جذبات کی دنیا سمیٹے جو اجڑ چکی ہیں۔ عارف تمہاری چاہت تمہارا پیار کتنا اچھا تھا۔ تم ایک بے حس بے نیاز، مغرور، سنگدل اور بے رحم ہستی کو محبت کی کلیاں پیش کرتے رہے جو اس قابل نہ تھی کہ ان مقدس کلیوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لے۔ تم حیران ہوتے ہو عارف کہ میں اپنے آپ کو کوس رہی ہوں۔ ہاں جب تک میں اپنے آپ سے تمہاری شکست کا بدلہ نہ لوں گی اسی طرح بے چین اور مضمحل رہا کروں گی۔

حنا تم کو بہت چاہتی تھی، پوجتی تھی۔ ایک مقدس پجارن کی طرح۔ وہ اپنے من مندر میں تمہاری مورتی سجائے اپنے پاکیزہ پیار کے تازہ پھول سجاتی رہی۔ لیکن تم اس قابل محبت ہستی کے بجائے ایک پتھر کے صنم کو چاہتے رہے جس میں سنگ دل تھی۔ تمہاری بے دریغ محبت نے مجھے مغرور بنا دیا تھا۔ میں اپنے حسن پر نازاں تھی۔ میں ہمیشہ تمہارے پاک جذبات کو روندتی رہی جیسے میں آندھی تھی۔ مگر آج قلب کی آنکھیں پائی ہیں جب تم گم ہو چکے ہو۔ مجھے یاد ہے ایک دن حنا خوشی سے گنگناتی ہوئی میرے پاس آئی۔ اور دلآویز مسکراہٹوں کے ساتھ اس نے مجھے بتایا کہ تمہارا افسانہ آیا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ یہ سن کر تمہاری قدر میرے دل میں افزوں ہو جائے گی اور میں حنا کی قسمت پر رشک کیا کروں گی۔ لیکن حنا کی توقع کے خلاف میں نے لاپروائی سے جواب دیا۔ "اوہ بڑا آیا افسانہ نگار بلا ہوگا پرائز، لیکن مجھے تو بہیں پسند اس کی تحریریں۔ جن میں سوائے آہوں اور سسکیوں کے کچھ نہیں ملتا۔ اور ان لفظوں کی تاریک پرچھائیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ زندگی کو دکھوں کا گھر سمجھتا ہے اور اس کا یہ نظریہ قابل نفرین ہے۔ مجھے تو اس کے افسانے بالکل بور لگتے ہیں۔" اور حنا مجھ سے الجھ پڑی۔ اس کی لمبی لمبی نشیلی آنکھوں میں آنسو جھلک پڑے۔ شاید وہ تمہارے حق میں ایسے کلمات سننا کر برداشت نہ کر سکتی تھی۔ مگر میں اس کے آنسوؤں سے بالکل متاثر نہ ہوئی بلکہ اس کے بالکل برعکس

پر ہنس دی۔ کئی روز تک وہ نہ بولی۔ ایک دن صبح صبح میں نے حسب معمول اپنی پھولدار سیاہ حاشیے والی سفید نائیلون کی ساڑھی پہنی اور پھولوں کی تلاش میں باغ کو چل دی۔ وہ پیارے پیارے ریشمی سفید نرگسی پھول اپنے جوڑے میں لگا کر میں گھر لوٹی۔ تم بغیر پلکوں کو جھپکائے میری طرف دیکھ رہے تھے۔ تمہاری آنکھوں میں ہزاروں دکھ سمٹے تھے۔ مگر لبوں پر دلآویز مسکراہٹ کھیل رہی تھی۔ میں تمہاری پرواہ کیے بغیر آگے بڑھنے لگی کہ تم نے میرا شانہ پکڑ لیا۔ میں رک گئی اور سوالیہ نگاہوں سے تمہیں دیکھنے لگی۔

جب تم بہت دیر تک دیکھتے رہے تو بولے "۔۔ ڈری نرگسی پھول بالوں میں نہ لگایا کرو۔" مجھے بہت غصہ آیا۔ میں نے تنک کر پوچھا "کیوں؟" تم شاعرانہ موڈ میں بولے "یہ بھی اداسی کی نشانی ہے۔ اور ان سے تمہارا حسن سوگوار اور مجبور بیمار سا لگتا ہے۔"

"چلو بس۔ مجھے ان شاعرانہ خیالوں سے سخت نفرت ہے۔" یہ کہہ کر میں آگے بڑھ گئی۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ تم لگا تار مجھے گھور رہے ہو۔ پھر آئینے میں پہنچ کر میں نے مڑ کر دیکھا تو تمہیں واقعی اپنی طرف متوجہ پایا۔

میں نے آئینے میں اپنی صورت دیکھی تو واقعی مجھے اپنا حسن سوگوار سا لگ رہا تھا۔ میں نے اپنی آنکھوں کو مسل کر پھر آئینہ دیکھا تو پھر تمہاری بات ہی سچی معلوم دی۔ میں نے بالوں سے پھول نوچ ڈالے۔

ایک دن میں بہت ہی خوشگوار موڈ میں تھی کیونکہ اس دن میری بہت پیاری سہیلی غزالہ آ رہی تھی۔ میں نے سرخ رنگ کی سنہری ساڑھی زیب تن کر رکھی تھی۔ بالوں میں اسی رنگ کا گلاب کا مسکراتا ہوا پھول سجائے غزالہ کا انتظار کر رہی تھی۔ میرے پاس ہی ایزی چیئر پر حنا تمہارا حسب معمول تمہارا کوئی افسانہ یا غزل پڑھ رہی تھی۔ وہ بھی سبز ساڑھی میں خاصی پیاری لگ رہی تھی۔ BEE GEES کا کیسٹ آن تھا۔

تم آہستہ سے اندر آ گئے۔ آتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔ "ڈری مبارک ہو یہ سرخ گلاب۔ کتنا پیارا لگ رہا ہے۔"

حنا پریشان سی ہو گئی تھی۔ مگر میں نے تمہاری بات کو کوئی اہمیت نہ دی اور میوزک سنتی رہی۔ TO MUCH HEAVEN BEE GEES کا مجھے بہت پسند تھا۔ کیسٹ ختم ہونے کے بعد تم نے ایک فقرہ:

LOVING SUCH A BEAUTIFUL THING کو بار بار گنگنایا اور بار بار معنی خیز نظروں سے میری طرف دیکھتے رہے۔ نجانے کیوں میں گھبرا سی گئی۔ اتنے میں غزالہ آ گئی اور میں نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد میں نے نوٹ کیا کہ حنا ہمیشہ اپنے بالوں میں سرخ گلاب کا پھول لگاتی تھی۔ کتنا چاہتی تھی تمہیں۔۔۔۔

سردیوں کا آغاز تھا۔ باہر ہلکی ہلکی بارش چھتوں پر جلترنگ سا بجا رہی تھی۔ آسمان کسی بلاہٹ و دھندلا پڑ چکا تھا۔ تمام ماحول بھیگ رہا تھا۔ سرمئی رات کا تاریک آنچل تمام کائنات کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔ آتش دان میں آگ چیخ رہی تھی۔ شعلوں کے سائے عجیب سی شکلوں کے بھوت بن کر دیواروں پر ناچ رہے تھے۔ میں اپنا ناول ادھورا بن رہی تھی۔ اور حنا تمہارے لیے پوری آستین کا سویٹر بن رہی تھی۔

تم آ گئے۔ حنا حسب معمول چونک اٹھی۔ اس کی انگلیوں میں سلائیاں سرعت سے حرکت کرنے لگیں۔ حنا نے تمہارے لیے کرسی آتش دان کے قریب کھینچ لی۔ تم نے اپنے آپ کو کرسی پر گرا دیا۔ اور حنا سے پوچھنے لگے۔

"حنا میرا سویٹر کب ختم ہوگا؟"

"بس کل صبح انشاء اللہ آپ کو تیار ملے گا۔" حنا مسرت سے مغلوب ہو کر بولی۔

میں خاموش تھی۔ تمہاری نگاہیں بار بار میرے چہرے کا چکر کاٹ کر لوٹ جاتی۔ مجھے احساس ہو رہا تھا جس لیے بار بار میری انگلیاں کانپ جاتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد میں اٹھ گئی۔ حنا تمام شب ہنستی رہی اور دوسری صبح وہ

بوجھل ہوتے سر سے کمل سویٹر لیے تمہارے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔ میں اس کی سچی محبت پر رشک کر اٹھی۔ وہ تمام رات جاگ کر بھی خوش تھی کیونکہ وہ رات اس نے اپنے محبوب کے تصورات کے سہارے بسر کی تھی۔

وہ بچپن سے تمہارے ساتھ منسوب تھی۔ وہ جانتی تھی کہ تم اسے مل جاؤ گے۔ اس لیے اس کے دل میں تمہارے سوا اور کوئی بھی نہ تھا۔ اور مجھے معلوم تھا کہ تم اس کے ہو اور ایک نہ ایک دن تمہیں اس کا ہونا ہے۔ اس لیے میں تمہاری بے انتہا محبت محسوس کرتے ہوئے بھی بے حس رہی۔ کیونکہ مجھے اس کی ناکامی کا سو فیصد یقین تھا۔

لیکن میں نے محسوس کیا کہ تم پہلے سے بھی بدتر ہوتے جا رہے ہو۔ اب اکثر تمہارے بال خشک اور بکھرے ہوئے رہتے تھے۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے بہت گہرے ہو گئے۔ اور ان کی گہرائیوں میں خوابیدہ لکیریں ابھر آئی تھیں۔ تمہارے افسانوں اور غزلوں میں پہلے سے بھی زیادہ درد چھانے لگا۔ اکثر مانگے گئے تم بے مقصد بیٹھے سگریٹ پھونکا کرتے۔ ایک دن میں نے ایسے ہی کہہ دیا۔ "عارف صاحب! آپ تو کثرت سے سگریٹ پینے لگے ہیں یہ تو آپ کی زندگی کے لیے نقصان دہ ہے۔"

تم درد سے کراہ کر بولے۔ "مجھے اپنی زندگی سے نفرت ہے کیونکہ میں ہر چلنے والی چیز سے نفرت کرنے کا عادی ہو گیا ہوں۔ سگریٹ تو میرا ہمدم ہے۔ اگر یہ میرا ساتھ چھوڑ دے تو شاید میں مر جاؤں۔" تمہاری آنکھوں کی تشنگی بڑھ گئی۔

میں نے انجان بے نیازی سے جواب دیا کہ "عارف صاحب! اب جلد ہی آپ کو حسین ساتھی ملنے والا ہے۔ پھر آپ کے یہ خیالات بدل جائیں گے۔"

میں نے دیکھا کہ تم بے حد زردہ ہو گئے تھے تم نے مجھے ایسی نظروں سے گھورا کہ میں خود بہت پریشان ہو گئی۔

شادی کی تیاریاں زور و شور سے شروع ہو گئیں اور حنا ایک کمرے میں بند ہو گئی۔ تمام وقت کام کرتے کرتے میں تھک جاتی۔ ایک دن دوپہر کو بہت سا کام کرنے کے بعد میں برآمدے میں ایزی چیئر پر سیدھی کرنے کو نیم دراز ہو گئی۔ اچانک تمہارا دروازہ کھلا اور تم آہستہ قدموں سے میرے پاس آ کھڑے ہوئے۔ تمہاری آنکھیں پتھرائی ہوئی بے جان معلوم دے رہی تھیں۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے تم صدیوں سے بیمار ہو۔ میں حیرت سے تمہارے چہرے کو تکنے لگی۔

تم نے ایک الوداعی رنج آلودہ نگاہ ڈالی اور جھکے جھکے قدموں سے باہر چلے گئے۔ نہ جانے کافی دیر تک بے مقصد افق پر کیوں نظریں جمائے تمہارے متعلق سوچتی رہی۔

پھر تمہاری شادی کا دن آ پہنچا جس کا حنا کو شدت سے انتظار تھا۔ وہ دلہن بنی بیٹھی تھی اس کا چہرہ گلابی ہو رہا تھا۔ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ کوٹھی مہمانوں کے قہقہوں سے گونج رہی تھی۔ تم صبح سے اپنے کمرے میں بند تھے۔ میں کسی کام سے تمہارے کمرے میں گئی۔ دروازہ کھولا۔ ہر طرف دھواں پھیلا ہوا تھا۔ اور تمہارا سر میز پر تھا۔ میرے قدم دہلیز پر جم گئے۔ میں عجیب کشمکش و پیچ میں مبتلا تھی۔ مگر تم نے اپنا سر اٹھایا۔ تمہارا چہرہ بھیگا ہوا تھا۔ تمہاری سرخ سرخ آنکھیں انگاروں کی طرح دہک رہی تھیں۔ تم چند لمحوں تک مجھے دیکھتے رہے پھر تمہاری کانپتی ہوئی آواز گونجی۔ "ڈری! الوداع۔" میرا دل دھڑکنے لگا۔ لیکن نجانے کیوں میرے قدم تمہاری طرف اٹھتے چلے گئے۔ تمہاری اکھڑی ہوئی سانسیں بتا رہی تھیں۔ تمہارے اندر کتنا درد سمایا ہے۔ پھر تم کرسی پر ہو گئے۔ تھوڑی دیر تک مجھے خاموشی سے دیکھتے رہے۔ تمہاری آنکھوں میں حسرت اور بے بسی کے اتنے واضح نشان تھے کہ میں ان کی تاب نہ لا سکی۔ میں نے اپنی پلکوں کو جھکا جانے

دیا۔ تم دو قدم بڑھے اور مجھے اپنی بانہوں میں بھینچ لیا۔ میں زور زور سے رو پڑی۔ تمہاری گرفت کمزور ہو گئی۔ تمہارا کٹھور دبدبہ میری ہچکیاں تیز سے تیز تر ہوتی گئیں۔

نہ جانے کیوں تم نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا اور جھکتے جھکتے میرے قدموں میں گر گئے۔ میں ڈر کر ایک دم پیچھے ہٹ گئی۔ تم نے مجھے قریب بلایا۔ اور مجھ سے معافی مانگی اور بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "ڈری مجھے تم سے بے انتہا محبت ہے۔ کاش تم نے ایک مرتبہ ہی کبھی مجھے محبت کی نظر سے دیکھا ہوتا۔ تو شاید میری زندگی اس کے سہارے ہی جی لیتا۔" تمہاری آنکھیں مسلسل بہہ رہی تھیں۔ "کاش تم نے میری محبت کا مذاق نہ اڑایا ہوتا۔" میں اتنی کوشش کے باوجود بھی تمہیں اپنے دل سے نہ نکال پایا۔" تم کہہ رہے تھے۔ میں نے تمہیں سہارا دے کر کرسی پر بٹھایا۔ اب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ میں آنسو پونچھتی ہوئی کمرے سے باہر نکل آئی۔ نکاح کا وقت قریب آ گیا۔ لیکن تم اپنے کمرے سے ابھی تک باہر نہ نکلے تھے۔ سب پریشان تھے۔ پاپا اور بھیا تمہیں بلانے گئے۔ مجھے نجانے کیوں عجیب سا محسوس ہونے لگا۔ اتنے میں پاپا کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔ "عارف کو کیا ہو گیا ہے۔" میں دوڑی دوڑی تمہارے کمرے تک پہنچی۔ مگر بہت دیر ہو چکی تھی۔ تمہارا سر میز پر تھا اور دایاں ہاتھ سینے پر تھا۔ بھیا نے تمہارے بے جان پیکر کو لرزتے ہوئے ہاتھوں سے اٹھا کر پلنگ پر ڈال دیا۔ تمہارے بائیں ہاتھ سے کوئی چیز پھسل کر نیچے گر پڑی۔ پاپا نے اسے اٹھایا۔ ان کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ وہ میری تصویر تھی جس پر تمہارے الوداعی آنسوؤں کے داغ اپنا آخری نشان چھوڑ چکے تھے۔ حنا وحشت زدہ نظروں سے میری طرف دیکھ رہی تھی۔ اور میری آنکھیں تمہاری بند آنکھوں پر لگی ہوئی تھیں۔ تم ہی بتاؤ عارف میں کیا کرتی۔ میں اپنی نظروں میں خود مجرم بنی ہوئی تھی۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے تمہارا سرخ خون میری انگلیوں سے چپک گیا ہو۔ میں اپنے وجود کو سنبھالتی ہوئی اپنے کمرے میں دوڑتی چلی آئی۔

آج دو سال بیت گئے۔ حنا ابھی تک تمہاری محبت میں سلگ رہی ہے۔ اس کے ماتھے کی بندیا بالکل مدہم پڑ گئی ہے۔ آنکھوں کی چمک مرجھا چکی ہے۔ اس وقت موسم بڑا سرد ہو رہا ہے بارش ہو رہی ہے۔ سرد ہوائیں خوفناک آوازیں پیدا کر کے دل میں ہول پیدا کر رہی ہیں۔ لیکن مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے تم نیلے نیلے پردوں کو ہٹا کر مجھے دیکھ رہے ہو۔ تم ابھی پکار دو گے "ڈری"۔ اور میں جھوم اٹھوں گی۔ میں نے بالوں میں تمہارا پسندیدہ سرخ گلاب لگا رکھا ہے۔ میرے ہاتھوں کی انگلیاں مفلوج ہو گئی ہیں جن سے آخری وقت میں نے تمہارے آنسو پونچھے تھے۔ عارف تم چلے گئے ہو مگر مجھے اپنا منتظر چھوڑ گئے ہو۔ کیا تمہیں یاد نہیں مجھے اپنے قریب بلاؤ عارف۔ اتنے قریب کہ میں تمہاری گرم سانسیں گن سکوں۔

یہ کسی کی سسکیوں کی آواز ہے۔ شاید حنا رو رہی ہے۔ عارف بیک وقت دو زندگیاں تمہاری الفت میں جل رہی ہیں۔ حنا مجھ سے بہت بلند ہے۔ وہ ہمیشہ خاموشی سے تمہیں چاہتی رہی۔ تم اس کے سامنے میری طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے مگر وہ برداشت کر لیتی کیونکہ وہ صرف تمہیں چاہتی تھی۔ عارف تمہیں اس کی محبت کا واسطہ ہے ہم دونوں کو اپنے پاس بلا لو۔ اب ان اونچی اونچی دیواروں میں دم گھٹنے لگا ہے۔ اب مجھے اپنی زندگی سے کوئی محبت نہیں رہی۔ میری پلکوں سے دو گرم گرم قطرے نکل کر میرے گالوں پر لکیر کھینچتے ہوئے میرے قدموں کے پاس زمین میں جذب ہو گئے۔

آتش دان کی لکڑیاں سرد پڑ چکی ہیں اور کوئلوں پر سفید راکھ جم چکی ہے۔ مگر ان میں آنچ ابھی باقی ہے!

fortnightly
al-Hilal
Vol.10, No.17
November 20, 1981
Phone: 424-1989, 493-4374
50 ¢
338 Hollyberry Trail
Willowdale, Ont.
Canada M2H 2P6

ریلوے کے تاریخی ریفرنڈم میں پریم نے برتری حاصل کر لی

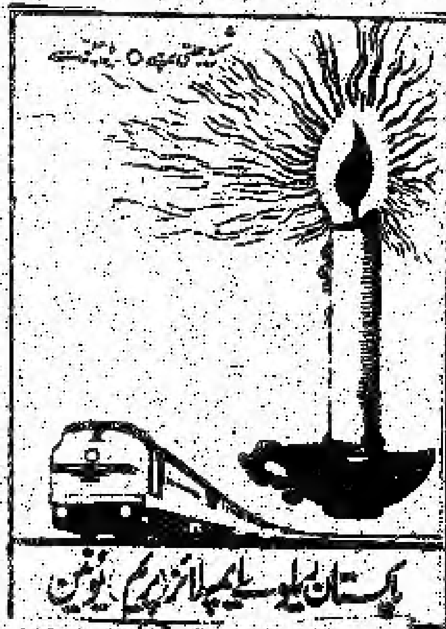
پریم نے ۱۹ ہزار ۲۸۱ اور اس کی سب سے بڑی حریف ورکرز یونین نے صرف ۹ ہزار ۳۵۷ ووٹ حاصل کئے

۸۲ ہزار ریلوے ملازمین میں سے ۴۴ ہزار ۳۳۹ ووٹرز نے ووٹ ڈالے

پریم کی کامیابی سے ثابت ہو گیا کہ مزدور اسلام کے ساتھ ہیں۔ شفیع ملک

ریفرنڈم جیتنے کے بعد ہمارا طرزِ عمل مثبت اور تعمیری ہو گا





پاکستان ریلوے ایمپلائز پریم یونین

کوٹلی کے قریب بھارتی فوج کی پاکستانی چوکیوں پر فائرنگ

شدید فائرنگ کا سلسلہ سولہ گھنٹے جاری رہا مشین گنوں سے چند ہزار گولیاں برسائی گئیں

کشمیر میں جنگ بندی لائن کی خلاف ورزیوں میں زبردست اضافہ

ماہ رواں میں تیس مرتبہ جنگ بندی کی خلاف ورزی کی گئی

مجلس شوریٰ کے قیام کی مخالفت کی جائے۔ خواجہ خیر الدین

"الہلال" کی سالانہ زرِ خریداری کی شرح میں اضافہ

لندن کی عدالت نے پاکستانی جہازوں کیلئے پولینڈ کیخلاف حکم امتناعی جاری کر دیا

پولینڈ کے مالی مسائل سے ہمدردی ہے لیکن قومی جہازرانی کو نقصان پہنچنے نہیں دیا جائے گا۔ ایڈمرل اقبال